الحمد للہ والمنۃ تالیف جناب فضائل انتساب واقف معقول و منقول

ماہر فروع و اصول مولوی محمد سعید صاحب دام فیوضہم مقدمہ

اثبات علم غیب انبیاء

۱۲۸۵

حسب فرمائش خواہشمندان از اہتمام بندۂ عاصی

حاجی محمد غوث در مطبع سعید المطابع طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی بعد اسکے ہادیان دین متین
اور متبعان شرع مبین پر مخفی نہو کہ ہم بیان حسب خواہش بعض احباب کے بحث علم غیب کا اہل خلاف
کے رد مین موافق اہل حق کے لکھتے ہین جاننا چاہیئے سنت وجماعت کا اعتقاد ہے یہہ ہی کہ صفات
باریتعالی کے قدرت علم غیب و شہادت یا حیات وغیر ذلک سب کے سب ازلیہ غیر متغیرہ
قایمہ اسکی ذات پر نہ عین ذات ہین کسیکو انمین شرکت نہین پس مجموع افراد غیر متناہیہ کی
ان صفات کے بھی لوازم سے مختص کے تحت نہ عین ذات نہ غیر ذات رہینگے پھر اسکے سوا ہی
ہیچ کے صفات کہ استعداد ذات اللہ تعالی نفوس انسان مین انکے مقابلات کے تحت حادث
ہوتے ہین اور یہہ صفات مع مقابلات کیفیات نفس عنصریہ کہلاتی ہین اور ان صفات کا معروض
جو جسم عنصری ہی انکے مقابلات کا استعداد کہنے سے بیٹھ کی صفت سے بھی خالی نہوگے اور جب
یہہ جسم عنصری ان صفات ... اور ان صفات ... نہین متناہی تو مجموع افراد متناہی

پر ان صفات کے بالقوہ بقدر استعدادات کے بالبعض حاوی ہوگا پھر جسکو اللہ تعالی کی جانب سے
غیب دانی کی صفت مرحمت ہوتی ہی بالواسطہ ہو یا بلا واسطہ بالضرورہ مجموع غیوب غیر متناہیہ باری تعالی
پر حاوی نہوگا دیکھو اللہ صاحب نے ہر چیز کو غائب ہو یا حاضر اگرچہ متناہی ہو لوح پر لکھدیا ہے چنانچہ
وعنده مفاتح الغيب کی تحت میں فرمایا ہی ولا حبة في ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس
الا في كتاب مبين سو بیضاوی نے کہا ہی کتاب مبین سے لوح بھی مراد ہو سکتی ہی اور بھی
اللہ صاحب نے فرمایا وكل شيء في امام مبين بیضاوی نے اسکی تفسیر میں کہا یعنی لوح المحفوظ
پھر جب ایسا ہو تو غیب کے امور سے اولاً قلم ثانیاً لوح محفوظ نے علم حاصل کیا ہی یہانتک کہ بعض
اولیا ما في اللوح سے واقف ہوئے ہین بہرحال غیب اضافی ہو یا غیب مطلق کسی مخلوقات کو معلوم ہونا
اللہ جلشانہ کی دہش پر موقوف ہی جسکو چاہے اُسکے صدر کو انشراح دیوے اور یہہ علم حاصل کراوے
بدون خداتعالی کی دہش کے کوئی اسکو بذاتہ حاصل نہین کر سکتا اور کسی سے یہہ علم مخصوص نہین اس
صورت مین یہہ علم غیب عرضی خواص کو ہونا ممنوع اور اطلاق اسکا موجب کفر نہین پس وہ جو
بعضے مدعیان کمال جہل سے عدم غیب دانی مین بشیر بے نظیر علیہ افضل الصلوة واکمل التحیات کے بضمن ایک پرچہ
مطبوعہ کے بحث بمعنی کئے ہین سو سراسر مخدوش اور بغیر لحاظ قیود بالذات اور بالعرض کے اور مستثنی
مین خلاف حکم مستثنی منہ ثابت نکرنیکے واقع ہین اب ہم مدعی کے اقوال شروع کرتے ہین وباللہ
التوفيق **قوله** علم غیب کی معنی مین بعضون نے دعوی کی غیب دو قسم پر ہے ایک غیب مطلق دوسرا غیب مقید
جسکو بعض الغیب اور غیب اضافی کہتے ہین غیب مطلق وہ ہی کہ تمام غائبات کے مقید وہ باعتبار بعض غائبات کے غیب مطلق کا
علم سوا باریتعالی کے اور کسیکو نہین بعض الغیب کا علم جناب شفیع المذنبین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو

حاصل ہی الخ یہہ دعوی کئی دلیلون سے باطل ہی اقول پہلی دلیل یہہ ہی کہ علم غیب خاص صفت اللہ

وحدہ لاشریک لہ کی ہی اس صفت مین نہ کسی نبی مرسل کو شرکت ہی نہ کسی ملک مقرب کو اہل سنت و
جماعت کا عقیدہ یہہ ہی کہ علم غیب بذاتہ واہب العطایا کو خاص مختص ہی لیکن وہ واہب العطایا اپنے
بعض خواص کو اس سے قسم رحمت کرنا ممتنع نہین جیسے دیکھو خدا تعالی یہہ خاص علم اپنا خضر علیہ السلام کو عطا کیا
اور کہا وعلمناہ من لدنا علما بیضاوی اسکی تفسیر مین کہتا ہی مما یختص بنا ولا یعلم
الا بتوفیقنا وھو علم الغیب انتہی یعنے سکہلائے ہمنے اسکو علم ہمارے پاس سے اس علم سے جو
ہمارے سے مختص ہی اور کوئی اسکو نہین جانتا مگر ہماری توفیق سے وہ علم غیب کا ہی مولانا ابو سعود
کہتا ہی وعلمناہ من لدنا علما خاصا لایکتنہ کنہہ ولا یقادر قدرہ وھو علم الغیوب
پہر جب خضر کا حال ایسا ہو تو غیب دانی مین اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو علم اولین وآخرین کے
عالم ہین کیا کچہہ ہوگا قولہ قابل اسکا علم غیب کی معنی نہ جانکر راہ راست سے بہکا اقول معلوم کیجیے
کہ غیب وہ چیز ہی جو ابتداءً حواس سے اور بداہت عقل سے ادراک نہ کیا جاوے وقال مولانا ابو سعود
الرومی الغیب ما غاب عن الحس والعقل غیبۃ کاملۃ بحیث لا یدرک بواحد
منہما ابتداء بطریق البداھۃ انتہی ابتداءً کی قید سے صاف ظاہر ہی کہ امر غیب بعد معلومیت
کے ہر چند صفت شہادت پیدا کرے پر اسکو امر شہادت نہ کہینگے نہین تو غیب کی تعریف جامع و مانع
نہوگی یہان سے معلوم ہوا کہ غیب غیب ہی ہی اور شہادت شہادت اور بالضرور معلوم کرو کہ غیب دو
قسم پر ہی ایک وہ ہی کہ اسپر دلیل ہے یعنے اسکی معلومیت کی راہ حس اور بداہت عقل نہین بلکہ
دلیل ہی جو علم یقینی کو مدلول کے ساتھہ لازم کرا دیتی ہی جیسے صانع اور اسکی صفات اور روز قیامت

اور اسکے احوالات جو دلیل عقلی اور اخبار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوتے ہیں بداہت عقل
اور حس کو اسمیں دخل نہیں دوسرا قسم وہ ہی اسپر دلیل نہو خدا تعالی بلا مشارکت احد کے اسی کا عالم
ہی اور مراد وعندہ علم الغیب لا یعلمہا الا ہو سے یہی غیب ہی بخلاف قسم اول کے ہر ایک
شخص کو عقل و نقل سے وہ علم حاصل ہو سکتا ہی اسیواسطے امام فخر الدین رازی نے کہا ان الغیب
ینقسم الی ما علیہ دلیل والی ما لا علیہ دلیل اما الذی لا دلیل علیہ فھو سبحانہ العالم
بہ لا غیرہ واما الذی علیہ دلیل فلا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل
انتہی بیضاوی غیب کی تقسیم میں کہتا ہی وھو قسمان قسم لا دلیل علیہ وھو المعنی بقولہ
تعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو وقسم نصب علیہ دلیل کالصانع وصفاتہ
والیوم الاخر واحوالہ وھو المراد بہ فی الایۃ انتہی ابو سعود رومی کہتا ہی وھو قسمان
قسم لا دلیل علیہ وھو الذی ارید بقولہ سبحانہ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا
ھو وقسم نصب علیہ دلیل کالصانع وصفاتہ والنبوات وما یتعلق بہا من الشرائع
والاحکام والیوم الاخر واحوالہ من البعث والنشور والحساب والجزاء انتہی پہلے قسم
ول کو ہر شخص حاصل کر سکتا ہی کیونکہ ہم صانع کو جانیں اور اسکے صفات کو پہچانیں اور بعث و نشر پر ایمان
ائے اور اس تمام کی تصدیق کئے تصدیق علم اذعانی ہی جبتک امر مخفی معلوم نہووے تب تک تصدیق اسکی
مال ہوگی اور قسم ثانی جو مختص باریتعالی سے ہی وہی غیب ہی جو اللہ تعالی اپنے خاص بندگوں کو اس سے
طلع کرتا ہی اور اکثر آیتوں میں نفی کے بعد استثنا سے یا استدراک سے جو مثبت ہوتا ہی وہی علم ہی
م اس دعوی اخیر پر آگے چلکے دلیل مبین اور برہان متین ذکر کرینگے **قولہ** حق سبحانہ تعالی نے جو کچھ

احکام دین حضرت علیہ السلام کو بتلادے اور تمام قرآن مجید کے آیتین جسمین اخبار غیب مطلق اور غیب اضافی
کے شامل ہین حضرت جبرئیل کے وساطت سے آپ کو سنا دین سوا اسکے جاننے کو کسی عرف و شریعت
اور مذہب و ملت مین علم غیب نہین کہتے **اقول** مغیبین کے جو لیتے ظاہر ہوا امور شرایع و احکام غیب یا دلیل
کے قسم سے نہین ایسا ہی قرآن شریف پر بھی اطلاق غیب کا کرتے ہین جیسا امام رازی نے **وما ہو**
علی الغیب بظنین کی معنی مین کہا غیب سے قرآن شریف مراد ہے **حیث قال والمعنی ما**
محمد علی القرآن بمتہم انتہی اس صورت مین اسکے جاننے کو غیب کا علم نہین بولنا عرف و شریعت
کے اطلاق پر واقف نہونیسے ہے **قولہ** اور عالم قرآن اور واقف احکام دین و ایمان جیسے حضرت
جبرئیل علیہ السلام اور حضرت خاتم الانبیا علیہ افضل التحیۃ والسلام اور آپ کی امت کے علما ہین **اقول** اشتباہ ملید
یہہ معاند حضرت کے علم و فضل کے برابر علمای امت اور جبرئیل علیہ السلام کے علم کو شمار کیا اسلئے سبکو عالم
قرآن اور واقف دین و ایمان کر کے بالاشتراک لکھا علمای امت کی تو کیا حقیقت جبرئیل اور دوسرے
سب ملائکہ مقربین اور جمیع انبیا و رسل کا علم بھی حضرت سے تفوق نہین رکھتا حدیث صحیح مین آیا ہے
علمت علم الاولین والاخرین یہہ معاند سمجھا ہے حضرت کو جو بات معلوم ہوی ہے ملک ہی کے
وساطت سے ہی پھر ملک اور حضرت کا علم مساوی ہے ایسا نہین بلکہ وحی متعدد طرق سے ہوتی ہے
فرشتے کے وساطت سے اور کشف و الہام سے اور بنفسہ رب العزت سے جیسا شب معراج کو ہوی **قولہ**
انکو عالم الغیب نہین بولتے نہ غیب مطلق کے اعتبار سے نہ غیب اضافی کی راہ سے **اقول** ہان یہہ تو ظاہر ہے کہ
علم غیب بالذات خداتعالی سے مختص ہونیسے عالم الغیب کسیکو سواے خداتعالی کے نہین بولا گیا لیکن
خواص کو علم غیب بعد خداتعالی اطلاع کرا دیکے معلوم ہونیسے مثلاً عالم بعض الغیب قید کیساتھ کہنا ممنوع

نہین **قوله** کیونکہ غیب اس شی کا نام ہی جو حواس سے مخلوقات کے پرے ہی اور اسپر کوئی دلیل اور

قرینہ نہین پس جو بات حواس کی وساطت سے یا کسی دلیل قرینہ سے جان لے تو اسکو علم شہادت

کہتے ہین نہ علم غیب بستور جو خبر نہین سنی گئی ہی غیب ہی **اقول** غیب کی تعریف مین مفسرین کے اقوال جو ہم

بیان کئے اس سے ظاہر ہوا کہ جو چیز حواس سے پرے رہے اور اسپر دلیل رہے تو وہ بھی غیب ہی پھر

بقول تمہارا غیب کی تعریف مین کہ جسپر دلیل رہے وہ شہادت ہی غیب نہین فقط ساختہ اور بے سندی

بات ہی عوام کو دھوکا دینے واسطے لباس صدق پہنایا چاہتے ہین **نعوذ باللہ من هذه**

الافتراءات والکذبات قوله جب کوئی سنانے والا خواہ آدمی ہو یا فرشتہ سنا دے تو

شہادت ہی **اقول** جو چیز کہ شان سے اسکی غیب ہی کسیکے خبر دینے سے شہادت نہین ہو جاتی جیسا کہ

صانع اور اسکے صفات اور نبوات **و ما یتعلق بها من الاحکام والشرایع** اور روز قیامت

اور اسکے احوالات بعث و نشور وغیرہ کہ جن پر دلیل قایم ہی اور ہمنے بواسطہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے معلوم کیا ہی سو انکے جاننے سے ہمکو غیب ما علیه الدلیل کا علم ہی کرکے بولتے ہین جیسا امام کے قول سے

ہمنے اوپر سند بتلائی ہی دیکھو شاہ عبد العزیز کی عبارت اسکی تفسیر مین کا ہنون کے اخبار پر جو کہ شیاطین و

جنات کے وساطت سے معلوم کرتے ہین تو بھی علم غیب کا اطلاق کیا اگرچہ کہا بر رمز و اشارہ ہی عبارت یہہ

ہی پس علم کاہن بامور غیبیہ بیش از رمز و اشارہ نمیباشد و آن ہم مخصوص باحوال جزئیات عالم کہ قریب الوقوع

میباشد انتہی پھر امر غیبی فرشتہ کی وساطت سے معلوم ہونے غیب کے اطلاق سے نکلتا ہی کہنا دعوی بے

دلیل اور غلط ہی **قوله** چنانچہ معنی غیب کی تفسیر بیضاوی مین بھی ایسا ہی لکھا ہی اور بھی مولانا شاہ عبد العزیز

عالم الغیب فلا یظهر کی تحت مین اسیطرح لکھا ہی پروردگار من عالم الغیب ہست وغیر او را این علم حاصل نیست

زیراکہ غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ غائب باشد نہ حاضر تا بمشاہدہ و وجدان دریافت
شود و اسباب و علامات آن در نظر عقل و فکر در نیابد تا ببداہت و استقلال دریافتہ شود و این غیب مختلف
میشود بسبب نسبتہا پس کور مادر زاد را عالم الوان غیب است و عالم اصوات و نغمات و الحان شہادت و پیش عنین لذت
جماع غیب است و پیش فرشتہ تا الم گرسنگی و تشنگی غیب است دوزخ و بہشت شہادت و لہذا این قسم را
غیب اضافی گویند و آنچہ بہمہ مخلوقات غائب است غیب مطلق است مثل وقت آمدن قیامت و احکام کونیہ و
شرعیہ باریتعالی در ہر روز در ہر شریعت مثل حقایق ذات و صفات او تعالی علی سبیل التفصیل و این قسم را
غیب خاص او تعالی نیز نامند **اقول** بیضاوی پر فقط بہتان افترا ہی کیونکہ بیضاوی نے بما علیہ الدلیل کو غیب
مین داخل کیا ہی جیسا اوپر گذرا اور تم غیب کی معنی مین دلیل کو نفی کرتے ہین **این ہذا من ذلک**
اور مولانا شاہ عبد العزیز نے بھی غیب کی تعریف مین حس اور بداہت عقل کو فقط منفی کیا ہی نہ دلیل کو
دیکھو اسکی عبارت مین کہ غیب نام چیزیست کہ از ادراک حواس ظاہرہ غائب باشد و اسباب علامات
آن در نظر عقل و فکر در نیابد معلوم کیجیئے کہ شاہ عبد العزیز نے غیب کی تقسیم اضافی و مطلق طرف جو کیا سو
اسبات کے دیکھتے ہی کہ اگر ایک شی بعض مخلوقات سے مختص و معلوم رہے اور بعض آخر کو اسکے
حس اور بداہت عقل سے پرے رہنے سے درک نکیا جاوے تو اسکو غیب اضافی کہتے ہین اگر وہ کسی
مخلوق سے مختص نہ ہووے اور حس و بداہت عقل سے بھی پرے رہے تو اسکو غیب مطلق اور غیب خاص
او تعالی شانہ بولتے ہین یاد رکھئے کہ غیب بموجب تقسیم بیضاوی و ابو سعود رومی وغیرہ کے جو وہ
دلیل اور بلا دلیل مین دائر ہی قسم اول اسکا یعنی با دلیل غیب اضافی و غیب مطلق دونون پر شامل ہوگا اور
قسم ثانی فقط غیب مطلق ہی رہیگا کیونکہ جو غیب کہ با دلیل ہی سو دو حال سے خالی نہین یا ابتدا

تمام مخلوقات کے حس اور بداہت عقل سے غائب رہیگا یا بعض مخلوقات سے مثال اول جیسے
صانع اور بعث اور نشر وغیرہ امور جو حس اور بداہت عقل سے تمام مخلوقات کے مخفی ہیں پر دلیل عقلی یا
نقلی سے معلوم ہونیکی صلاحیت رکھتے ہیں سو یہہ غیب مطلق بادلیل ہوا مثال ثانی جیسے ملائکہ
وغیرہ امور جو مخفی و معلوم بعض مخلوقات کے ہیں لیکن حس اور عقل سے بعض آخر کے مدرک نہیں مگر
اور دلیل نقلی سے معلوم ہو سکتے ہیں سو یہہ غیب اضافی بادلیل ہوا اما غیب بلا دلیل غیب مطلق فقط
ہے جیسے ذات و صفات اللہ جل شانہ کے علی سبیل التفصیل سو یہہ امور اولاً کسی ایک مخلوقات سے
مخفی اور معلوم اُسکے نہیں اور حس و بداہت عقل میں بھی یہ نہیں جاتی اور اسپر دلیل عقلی اور نقلی بھی نہیں ہے
تو وہ غیب مطلق فقط رہے جائے کہ غیب خاص جو غیب مطلق ہے سو اسمیں خاص سے یہہ مراد نہیں کہ وہ اللہ تعالی
شانہ کو خاص ہے یعنی کسی مخلوقات کو اسپر اطلاع نہیں کرتا بلکہ خاص سے یہہ مراد ہے کہ ابتداً اسکو سوائے
اللہ تعالی شانہ کے کوئی نہیں جانسکتا ہے اللہ تعالی کسیکو اس سے مطلع کردے یا نہ دیکھو نقباد موصوف
کا قول جو غیب خاص کے امثلہ میں احکام شرعیہ کو داخل کیا حالانکہ تمامی احکام شرعیہ اللہ سبحانہ کے جناب سے
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو چکے تھے پس اگر خاص سے مراد کسی مخلوق کو اطلاع نہ دینا ہو
لیوین تو احکام شرعیہ کے علم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منفی کرنا ضرور ہوگا نعوذ باللہ منہا
اس سے ثابت ہوا کہ غیب خاص سے ابتداءً اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے **قولہ** دوسری دلیل قائل
نے تفسیر بغوی کی عبارت اپنے دعوے پر دلیل لایا سو وہی علم غیب اضافی کی نفی کی دلیل ہے چنانچہ وہ عبارت یہہ ہے وما کان
اللہ لیطلعکم علی الغیب لانہ لا یعلم احد غیر اللہ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ
من یشاء فیطلعہ علی بعض علم الغیب **اقول** یہہ فقط مدعی کی ظاہر بات ہے کیونکہ اسمیں علم

غیب بذاتہ کی نفی کی دلیل ہے بالواسطہ علم غیب ہونیکو نفی نہیں ہے کما سنبین **قولہ** اور مراد اس آیت

کریمہ میں غیب سے غیب اضافی ہے یعنے وہ جو کہ جیسے نفاق اخلاص کفر و ایمان وغیرہ چنانچہ اسکے اوپر

کی آیت میں اسکا بیان ہے اور صاحب مدارک نے اسبات کی صاف توضیح کر دی ہے ہم اسکو قریب بیان

کرتے ہیں **اقول** الغیب میں الف لام جنس یا عہد کا جائز ہے سیاق آیت کا مانع نہیں ابو حیان اپنی تفسیر میں اسی

طرف اشارہ کرتا ہے اور کہتا ہے والغیب هنا ما غاب عن البشر مما هو في علم الله تعالى

من الحوادث التي تحدث ومن الاسرار التي في قلوب المنافقين ومن الاقوال

التي يقولونها اذا غابوا عن الناس انتهى ملخصاً ایسا ہی ہے اور لام عہد ذکری کا فائدہ

دیتا ہے لیکن وہ غیب اضافی بادلیل ہوگا یعنے علم اسکا مخلوقات کو بدلیل ہونا جائز اور واقع ہے یعنے اللہ تعالی کے بتانے

اطلاع دینے سے علم غیب حاصل ہونا بطریق اولی ہوا اسی واسطے بغوی اسکی تفسیر میں فیطلعه على بعض

علم الغیب کہتا ہے **قولہ** پس اس آیت کریمہ اور تفسیر کے عبارت سے یہہ کہاں نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے اور عالم الغیب کہنا صحیح ہے بلکہ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ غیب اضافی بھی سوائے

اللہ تعالی کے اور کسی کے اختیار میں نہیں کہ جب چاہے جان لے **اقول** آیت میں حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب بذاتہ حاصل ہونیکو نفی ہے اور خدا تعالی آنحضرت کو غیب پر اطلاع کرنے اور غیب کا علم

عطا کرنیکو نفی نہیں وگرنہ لیکن استدراکیہ سے بیان نہیں کرتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم

غیب حاصل ہونے پر علماے محققین اور فضلاے مجتہدین کی عبارتے مبین ہے ابن حجر ہیثمی نے اعلام میں کہا ہے

فالخواص يجوز ان يعلموا الغيب في قضية او قضايا الخ اور شرح ہمزیہ میں کہا و حاصل

شيء من ذلك مما يدل على كثرة ما اخبر به صلى الله عليه وآله وسلم من الغيوب

ما فی القرآن منہا ما لا یحیط بہ احد انتہی و قال و لان اکثر علوم نبینا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تتعلق بالمغیبات بدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین فی
الحدیث المشہور انتہی قسطلانی مواہب اللدنیہ میں کہتا ہے فکل ما ورد عنہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم من الانباء المنبئۃ عن الغیوب لیس ہو الا من اعلام اللہ تعالی
بہ اعلاما علی ثبوت نبوتہ و دلائل علی صدق رسالتہ وقد اشتہر و انتشر
امرہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بین اصحابہ بالاطلاع علی الغیوب حتی ان کان بعضہم
یقول لصاحبہ اسکت فواللہ لو لم یکن من یخبرہ لاخبرتہ حجارۃ البطحاء
انتہی فتاویٰ تاتارخانیہ میں کتاب الحجہ عن الملتقط سے نقل کرتا ہے ان الرسل یعرفون بعض الغیب
انتہی اور دیکھو خدا تعالی کے اس قول طرف وعلمک ما لم تکن تعلم یعنے سکھایا تجھکو جو تو نہ جان
سکتا نسبت علم کی آنحضرت طرف فرمایا اور اس علم سے یا غیب بادلیل ہے یا تعلیم مطلق غیب ہے پھر یا
دلیل سے ہو یا بلا دلیل سے چنانچہ مفسرین کی تفسیر اس آیت کی معنی میں مشعر ہے جلالین میں کہا
ما لم تکن تعلم من الاحکام والغیب بیضاوی نے کہا وعلمک ما لم تکن تعلم من خفیات الامور
او من امور الدین والاحکام انتہی ابو سعود رومی کہتا ہے وعلمک بالوحی من خفیات
الامور التی من جملتہا وجوہ ابطال کید المنافقین او من امور الدین واحکام
الشرع ابن خازن کہتا ہے یعنے من احکام الشرع وامور الدین وقیل علمک من علم
الغیب ما لم تکن تعلم وقیل معناہ وعلمک من خفیات الامور واطلعک علی
ضمائر القلوب وعلمک احوال المنافقین و کیدہم ما لم تکن تعلم تفسیر مدارک میں کہا

ما لم تکن تعلم من امور الدین والشرایع او من خفیات الامور وضمایر
القلوب تفسیر بغوی میں کہا ما لم تکن تعلم من الاحکام وقیل من علم
الغیب انتہی تفسیر حسینی میں لکھا ہی ما لم تکن تعلم آنچہ نبودی کہ بدانی از مخفیات
ومکنونات ضمایر جمہور وگفتہ اند آن علم ربوبیت حق وجلال او وشناخت عبودیت نفس وقدر
حال او ودر بحر الحقایق میفرماید کہ آن علمیست ما کان وما سیکون ہست کہ حق سبحانہ وتعالی
در شب اسری بدان حضرت عطا فرمود چنانچہ در احادیث معراج آمدہ ہست کہ در زیر عرش قطرہ
در حلق من ریختند فعلمت ما کان وما سیکون انتہی پس ظاہر ہی کہ مفسرین کی عبارت
میں بحسب تقسیم سابق قاضی بیضاوی وغیرہ کی مکنونات ضمایر سے غیب اضافی ہی اور امور دین و
احکام شرع سے غیب مطلق یا دلیل ہی اور علم غیب کے ہر دو قسم غیب کی ہیں پھر حضرت کو علم غیب
کا وحی والہام سے حاصل ہونا ایسا ہی عالم بعض الغیب بواسطہ وحی والہام خدای تعالی شانہ
بولنا صحیح ہی شرعاً ممنوع نہیں ہاں اگر عالم الغیب بلا قید بولیں تو بوشان ربوبیت کی ہی البتہ ممنوع
اور موجب کفر ہی **قولہ** اور جو بات خدا کے بتلانے سے خواہ وہ غیب مطلق ہو خواہ غیب اضافی
معلوم ہو کے بعد نہ وہ غیب مطلق ہی نہ غیب اضافی **اقول** یہ کلیہ مدعی کا کاذب ہی نص وما ہو علی
الغیب بظنین کا یعنے نہیں وہ غیب پر متہم اسکو ذکر تا ہی کیونکہ مرجع ضمیر کا اس آیت
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یعنی یہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کی بات پر
تہمت کیے گئے نہیں شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ اپنی تفسیر میں اس آیت کے ترجمہ میں بولے
ونیست یار شما بر علم نہان بخل کنندہ تفسیر حسینی میں کہا ونیست پیغمبر بر خبرہای پوشیدہ وآنچہ بوحی

رسد بخیل کہ شمار التعلیم نہ مدواز شما بہ پوشد قاضی بیضاوی علیہ الرحمہ نے کہا وماھو وما محمد علی الغیب مایخبر من الوحی الیہ وغیرہ من الغیوب ابو سعود رومی نے کہا وماھوای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الغیب علی مایخبر به من الوحی الیہ وغیرہ من الغیوب اس صورت مین جب خدا تعالی آنحضرت کے اخبار غیبی پر غیب کا اطلاق کرے حالانکہ غیب کا معلوم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالی کے ہی تبلانے سے تھا جو وحی وغیرہ سے خبر دیا تو معلوم ہوا غیب کو خدا تعالی تبلانے سے شہادت نہین ہوتا غیب غیب ہی رہتا ہی سکتا ہم کہتے ہین شی شہادت ہو تو حضرت کے بہ نسبت ہی کارے بہ نسبت تو غائب ہی اسیواسطے ہم اسپر اطلاق غیب کا کرتے ہین جیکو علم غیب خدا تعالی کے نسبت شہادت ہی پھر اسکو عالم الغیب جو کہے سو ہمارے نسبت کرتے ہی ابن حجر ہیتمی نے شرح ہمزیہ مین عالم الغیب کی معنی مین کہا ای الغایب وھو مالم یشاھد لکن بالنسبۃ الینا واما بالنسبۃ الیہ تعالے فالکل من عالم الشھادۃ انتہی **قولہ** پس تفسیر بغوی کی عبارت کو جو نفی غیب پر مصرح ہی ثبوت علم غیب کی دلیل سمجھنے والا کمال درجے غبی وبغی ہی **اقول** بغوی کی عبارت یہ ہی فیطلعہ علی بعض علم الغیب یعنی پھر واقف کرا دیتا ہی اللہ تعالی اسکو یعنی اپنے برگزیدہ کو بعض علم غیب پر اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے برگزیدگون کو غیب پر علم دیا تو کیا بلکہ انکو وقوف علم غیب پر کرا دیتا ہی کیونکہ اطلاع کی معنی وقفیت دینا کسیکو کچھہ پر ہی اور علم غیب اسرار ربانی سے ہی تعلیم کے ہین السابق ہو تو بعض الغیب من علم کا لفظ حشو ہوگا یا فعل اطلاع کی نسبت علم طرف لغو ہوگی قاضی عیاض شفا کی کتاب مین خصایل محمودہ کے بیان مین کہ جنکو خاتم النبیین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الکبیر المتعال سے تخصیص پائی ہی لکھتا ہی

والاطلاع علی الغیب شارح اسکا شہاب الدین الخفاجی لکھا ہی والاطلاع بتشدید
الطاء ای اطلاع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بعض المغیبات باقدار اللہ تعالی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی ذلک لیکون معجزۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیع مثلہ لبعض الاولیاء کرامۃ لہم خلافا
حیث نفوہ واستدلوا بقولہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من
ارتضی من رسول والجواب عنہ مفصل فی التفاسیر وکتب الاصول وقال
التلمسانی الاطلاع بسکون الطاء ولا یشدد لفساد المعنی لان اللہ ہو الذی
اطلعہ لا انہ اطلع بنفسہ وقد یقال الاطلاع فیما یمکن من مقدور الانسان
بخلق قدرۃ من اللہ تعالی ولا کذلک الغیب لانہ لیس من مقدورہ وانما
یطلعہ اللہ تعالی علیہ ولیس بشیء انتہی دیکھو ماتن اور شارح کی عبارت طرفہ
تصریح کی ہی اور کہا ہی کہ بعض مغیبات کی قدرت اللہ صاحب دیتا ہی اور یہی ہماری تقریر کو حدیث
طبرانی کی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم
القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ تائید بخشتی ہی جناب جامع معقول و منقول حاوی فروع و
اصول خاتمۃ المحدثین سر دفتر علماء متاخرین امام العلماء قاضی الملک قاضی الاسلام بدر الدولہ بہادر
قدس اللہ سرہ اپنے ایک فتوے مین لکھتے ہین نظر برین حدیث شریف اعتقاد علم غیب عطائی بر شئے
موجود و موجود شوند و مشاہد و مسامعہ اش نسبت بہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائز ست انتہی اور
خوب سمجھو لکن استدراک واسطے ہی یعنی مابعد کے دخول سے اپنے سابق کے حکم کو نفی ہو یا اثبات
نگاہداری کرتا ہی پھر وما کان لیطلعکم علی الغیب جو لکن کا سابق ہی اور اسکا حکم جو

عوام کو غیب کی اطلاع کرنے سے نفی ہی لیکن ما بعد جو برگزیدہ اسکے رسل ہیں ہرگز ہرگز داخل ہوگا

قولہ تیسری دلیل بیانات تفسیر مدارک کی عبارت جسمین علم غیب اضافی کی صاف نفی ہی جہور دیکھو

والآیۃ حجۃ علی الباطنیہ سے شروع ہی ہم پوری عبارت اسکی لکہتے ہیں وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب وما کان اللہ

لیوتی احدا منکم علم الغیب فلا تتوہموا عند اخبار الرسول بنفاق الرجل

واخلاص الآخر انہ یطلع علی ما فی القلوب اطلاع اللہ فیخبر عن کفرھا

وایمانھا ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء ای ولکن اللہ یرسل الرسول

فیوحی الیہ ویخبرہ بان فی الغیب کذا وان فلانا فی قلبہ النفاق وفلانا

فی قلبہ الاخلاص فیعلم ذلک من جہۃ اخبار اللہ

لا من جہۃ نفسہ **اقول**

تفسیر کے اوپر کی عبارت غیب اضافی بنفسہ کی نفی ہی بالعرض کی نفی نہیں کیونکہ مفسر کی عبارت

سے انہ یطلع علی ما فی القلوب اطلاع اللہ یعنی تم وہم مت کرو کہ رسول علیہ

الصلوۃ والسلام اطلاع پاتا ہی جو دلون مین ہی مثل مطلع ہونے اللہ تعالی کے یہہ معلوم

ہوتا ہی کہ رسول کو اللہ کے مانند علم نہیں یعنی بنفسہ جو ہر کلی و جزئی کو شامل ہو بلکہ علم اسکا

بواسطہ اخبار خدا تعالی کے ہی اسیطرف مفسر نے بعد اسکے اشارہ کرتا ہی اور کہتا ہی بقولہ

فیعلم ذلک من جہۃ اخبار اللہ لا من جہۃ نفسہ یعنے جانتا ہی اسکو یعنی غیب کو

اللہ تعالی کے خبر دینی کی جہت سے نہ آپ ہی آپ **قولہ** والآیۃ حجۃ علی الباطنیۃ فانہم یدعون ذلک العلم

لائمتہم فان لم یثبت النبوۃ صاروا مخالفین النص حیث اثبتوا علم الغیب لغیر النبیین وان اثبت النبوۃ صاروا

مخالفین لنص اخر وھو قولہ خاتم النبیین **قول** مفرد کے صیغہ سے لکھے ہین اصل لفظ تفسیر کا لم
یثبتوا جمع کا صیغہ ہے آب افعال سے ایسا ہی ان اثبت کو مفرد کے لفظ سے لکھے یہان بھی وہ ان اثبتوا جمع کے لفظ
ہے **قولہ** ترجمہ والایۃ حجۃ کا اور یہہ آیت حجت ہی باطنیہ پر کیونکہ وے دعویٰ کرتے
اس علم کا اپنے امام کے حق مین پس اگر نبوت ثابت نہین کرتے
ہین امام کو تو مخالف ٹھہرتے ہین اس نص کے جو علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہین کیونکہ
علم غیب غیر نبی کو ثابت کرتے ہین اور اگر ثابت کرین نبوت کو مخالف ٹھہرتے ہین دوسری نص کے
جو وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی خاتم النبیین اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ لوگون کے دلون کا بھید
جو غیب اضافی ہی ہرگز انبیا کے اختیار مین نہین جب چاہین معلوم کرلین جیسی باطنیہ اپنے امام کے
حق مین دعوے کرتے ہین کہ اپنا امام دلون کے بھیدونکو آپ ہی آپ جان لیتا ہی اور غیب اضافی
کا علم حاصل ہے **اقول** —— تفسیر مدارک مین فانہم یدعون
ذلک العلم لامامھم کی عبارت سے ذلک کا اشارہ علم رسول طرف جو کہ وحی سے جانا گیا ہو ثابت ہے
کیونکہ باطنیہ اپنے امام کو علم غیب بذاتہ ثابت نہین کرتے بلکہ علم جزئی جو بلا واسطہ اور بلا اشتباہ ہے
ثابت کرتے ہین اسیواسطے مفسر نے انکو ملزم کرتا ہی اور کہتا ہے فان لم یثبتوا النبوۃ لہ صاروا
مخالفین النص الخ نص سے مراد جملہ استدراکیہ و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کا ہی جو غیب کا
علم دینے واسطے مخصوص رسولون کو برگزیدہ کیا ہی پھر مورد تخصیص مین لفظ رسلہ کا بیان کرنا
دونھا کی نفی پر دلیل ہے اس صورت مین استدراک رسولون پر نص ہی اور باطنیہ غیر رسولون پر
یہہ علم ثابت کرنا ممنوع ہی پھر وے اپنے امامون کو رسولون مین داخل کرنے واسطے ان پر نبوت

ثابت کرین تو دوسرے نص کے مخالف ٹھہرتے ہین بہرحال مدعی نے مفسر کی عبارت مین نافہمی سے

ذلک العلم کا اشارہ علم غیب طرف جو مستدرک منہ ہی سمجھا یعنی بواسطے النص سے علم غیب جو

مستدرک منہ ہی مراد لیتا ہی حالانکہ ایسا نہین **ولا یکون رد المالیس مذہبہم وھو**

کما تری ہرگز صاحب مدارک کی شان نہین کہ باوجود دوسرے آیات واحادیث صریح کے بعض

علم غیب خواص بندگان سے ثابت رہنے ایسی دلیل بیان کیجے **قولہ** سو یہہ دعوی باطلہ کا مردود ہی کیونکہ اس آیت سے دو طرح کا

علم ثابت ہوتا ہی ایک علم غیب اضافی کا یعنی دلون کا احوال جاننا سوا اللہ کے سوائے کوئی نہین جانتا اور کسیکو

یہہ علم نہین دیا کہ اپنی اختیار سے آپ جان لے **اقول** یہہ فقط تمھارا زعم باطل ہی جو قرآن کی تفسیر مین

اپنے عقیدہ کے مطابق بے علمی سے بحث کر رہے ہین اور وعید سے **من فسر القران برایہٖ فلیتبوأ**

مقعدہ من النار کے جو لسان صادق ومصدوق پر وارد ہی اندیشہ نہین کرتے اس آیت سے یہہ ثابت

ہوتا ہی کہ علم غیب پر کسیکو مطلع نہین کرتا بجز انبیا کے سو مفسرین کہتے ہین یہہ اطلاع کرنا بواسطہ وحی و

الہام ہی پھر تم دو طرح کا علم جو ثابت کرتے ہین کونسا مقیس ہی کچھ معلوم نہین ہوتا کیونکہ وہی

علم غیب اضافی کو اللہ تعالی بواسطہ وحی کے معلوم کرایا پھر دو طرح کا علم کیسا پایا گیا ہان دو طرح کا

علم ثابت ہوتا ہی ایک علم غیب مطلق دوسرا علم غیب مقید وہ جو تم کہے دلون کا احوال اللہ کے سوائے

کوئی نہین جانتا یہہ ہمکو مسلم ہی اور موافق ہی ہمارے عقیدہ کے پر دوسرا مقدمہ جو بولے کسیکو یہہ

علم نہین دیا کہ اپنے اختیار سے جان لے ہم کہتے ہین خداتعالی بغیر معلوم کرائے معلوم کرنا البتہ ممنوع

وباطل ہی پر خداتعالی کسی خواص کو اپنے ان سب کے دلون کا علم دیڈالے بعد اپنی اختیار سے جاننا ممنوع

نہین جیسا حق تعالے نے ہمارے رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ علم عطا کیا تھا بیضاوی نے اپنی تفسیر مین لکھا

وعن السدی انه صلی الله علیه وآله وسلم قال عرضت علی امتی و
اعلمت من یومن بی ومن یکفر الحدیث شاہ ولی اللہ نے قول الجمیل میں کہتے ہیں
وللنقشبندیۃ تصرفات عجیبۃ من جمع الھمۃ علی مراد فیکون وفق
الھمۃ والتاثیر فی الطالب ورفع المرض عن المریض وافاضۃ التوبۃ
والتصرف فی قلوب الناس حتی یحبوا ویعظموا وفی مدارکھم حتی یتمثل
فیھا واقعات عظیمۃ والاطلاع علی نسبۃ اھل اللہ من الاحیاء و
اھل القبور والاشراف علی خواطر الناس وما یختلج فی الصدور وکشف
الوقایع المستقبلۃ ودفع البلیۃ النازلۃ وغیرھا انتہی جب ان لوگون کو
اشراف خواطر ہو تو انکار اسکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محض بغض وعداوت وارتداد ہی پھر
بحث اسمین مکابرہ ہی **قولہ** دوسرا یہ کہ علم وحی یعنی وحی سے آگاہ کر دینا کسیکے دل کے بھید سے سو
اسکے واسطے انبیا کو برگزیدہ کیا **اقول** لغت مین علم کی معنی کسر عین سے آگاہ شدن ودانستن ودانش
ہی معنی یون ہوگی وحی کا جاننا تم جو معنی کئے وحی سے آگاہ کر دینا سو خلاف لغت ومحاورہ ہی
شاید مجاز بلاقرینہ ہوگا سلمنا علم کی معنی آگاہ کر دینی کی ہی پر مفید مدعی کے مدعا کو نہین کیونکہ مدعی
جو کہا وحی سے آگاہ کر دینا کسی کے دل کے بھید سے سو دل کا بھید غیب اضافی سے تھا اور وحی سے
اسیکو آگاہ کر دیا پھر انکار مدعی کا انبیا کو علم غیب اضافی ہونے سے مدعی ہی کے قول سے مردود ہوتا ہی
دلیل گذرانے کی حاجت نہین اس صورت مین تسلیم مدعی کی دو علم طرف محض لغو ہی فقط علم غیب اضافی ثابت
کرنا کافی تھا **قولہ** اور دعوی طلبیہ کا باطل ہوتا ہی ہر دو صورت سے یعنی نہ علم غیب اضافی ثابت کر سکتے

نہ علم وحی **اقول** وجہ بطلان کی علم غیب اور نبوت ہی جیسا صاحب مدارک کے قول سے ظاہر ہی
کیونکہ وہ علم غیب جزئی انکو ثابت نہین کرسکتے اسلئے کہ خدا تعالی غیر رسول پر غیب بلا واسطہ ظاہر
نہین کرتا اور نبوت ثابت نہین کرسکتے اسلئے کہ ختم نبوت حضرت پر کر چکا پھر ان دونون وجہ سے
بطلان انکے مذہب کی ہوی معاندے بطلان کے واسطے جو یہہ تم نے کھینچا فقط طریقے سے اہل سنت کے
بھاگنے کے لئے ہی **قولہ** بطلان پہلی وجہ سے یہہ کہ اگر باطنیہ اپنی امام کو غیب اضافی کا علم ثابت
کرین تو اس نص کے مخالف ٹھہرتے ہین جو غیب اضافی کا علم سوا خدا کے کسیکو نہین یہانتک کہ
رسول کو بھی اسصورت مین غیر رسول کو علم غیب ثابت کرنا پڑتا ہی **اقول** دعوی مدعی کا تہا کہ اللہ کے
سوا علم غیب اضافی کسیکو نہین یہانتک کہ رسول کو تو نتیجہ اسکا مدعی کے مذہب پر یون ہوا
چاہئے کہ اسصورت مین غیر اللہ کو علم غیب ثابت کرنا پڑتا ہی نہ یہہ غیر رسول کو علم غیب ثابت
کرنا پڑتا ہی جب مفسر کی عبارت کے نظر کرتے غیر رسول کو علم غیب ثابت کرنا پڑتا ہی کہین تو
تم کو ضرور پڑیگا کہ رسول کو علم غیب ثابت کرین وھل ھذا الا کر علی ما فر **قولہ** یہہ بات تو
کمال درجے مین مردود ہی خدا انبیا سے علم غیب کی نفی کرتا ہی تو یہہ باطنیہ غیر نبی کو علم غیب ثابت
کرتے ہین - بطلان دوسری وجہ سے یہہ اگر باطنیہ یہہ ثابت کرین کہ خدا انبیا کو جیسے بعض غیب اضافی
پر وحی سے مطلع کرتا ہی ویسا ہی اپنی امام پر وحی اترتی ہی اور نبوت اسکو حاصل ہی تو اسصورت مین دوسرے نص
کے مخالف ٹھہرتے ہین جو وہ خاتم النبیین کی آیت ہی پس اس آیت سے کسی امام کو نہ علم غیب ثابت ہوتا
ہی نہ علم وحی - اور صاحب مدارک کا ہرگز یہہ مقصود نہین کہ غیر نبی کو علم غیب ثابت کرنا کفر ہی نبی کو ثابت کرنا کفر نہین
یہہ بات کئی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہی پہلی یہہ کہ یہہ بات ثابت ہی نصوص قاطعہ اور تمام اہل اسلام کے خلاف ہی **اقول** یہہ مجرد دعوی ہی بلا سند

وعلمناه من لدنا علما اور حدیث عرضت علی امتی الخ وغیرہ نصوص کے کیونکہ
علم غیب بالعرض حاصل ہونا اہل سنت کے نصوص کے خلاف نہین بخلاف علم غیب بذاتہ کے اگر
رسولون کو ثابت کرین تو البتہ خلاف ہوگا **قولہ** دوسری بات یہہ کہ خود صاحب مدارک نے علم
غیب کو شان الوہیت لکھا ہی اور آنحضرت سے بالکل علم غیب کی نفی کی ہی چنانچہ آیت
قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ کے تحت مین لکھا ہی وھو
اظہار للعبودیۃ وبراءۃ عما یختص بالربوبیۃ من علم الغیب وفیہ ایضا
وما من شانی لا اعلم الغیب **اقول** مفسر نے علم غیب بذاتہ ہونے کو شان الوہیت لکھا ہی بالواسطہ
ہونیکو حضرت سے کہین نفی نہین کی بلکہ قول اسکا جو یہان ہو لا فیعلم ذلک من جہۃ
اخبار اللہ لا من جہۃ نفسہ آہ اور قول اسکا عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا کی تفسیر
مین الا رسولا قد ارتضاہ بعلم بعض الغیب لیکون اخبارہ عن الغیب
معجزۃ لہ فانہ یطلع علی غیبہ ما شاء دلیل ہین اور نص قاطع ہی سو یہہ قل لا
املک لنفسی کی تفسیر کو منافی نہین کیونکہ اس آیت کے تفسیر مین وہ علم غیب کی نفی ہی
جو شان ربوبیت کی ہی یعنی علی سبیل الاحاطہ والشمول اسپر قول اسکا جو کہا براءۃ عما
یختص بالربوبیۃ قرینہ مصرحہ ہی **قولہ** تیسری بات یہہ کہ جو بات خدا کے بتلانے سے معلوم
ہوئی ہو اسکے جاننے کو علم غیب کہنا صحیح ہی تو باطنیہ کا رد کرنا محض لغو ٹھہرا ہی کیونکہ بہت سے
اماموں اور اولیاء اللہ کو الہام کی راہ سے بعضے باتین غیب کے معلوم ہوئین اور ہوتی ہین
یہی اہل سنت وجماعت کا مذہب ہی برخلاف معتزلہ کے اسباب کے منکر ہوگئے ہین چنانچہ خود

صاحب مدارک نے آیہ کریمۂ عالم الغیب فلا یظهر علی غیبہ احدا الخ کے تحت مین اس قول معتزلہ کو رد کر دیا ہی پھر کب صاحب مدارک معتزلہ کا مذہب اختیار کر کے اماموں کو غیب کی بات معلوم ہونے پر حجت بتلاینگے **اقول** مفسر کی عبارت حیث اثبتوا علم الغیب لغیر النبیین اس قول پر مبنی ہی جو کہ بعضون نے رسول کا ذکر آیت مین تخصیص واسطے ہی کر کے کہا اور اخبار غیب کو اولیاء اللہ کے اسمین داخل کیا اور اسکو ظنیات مین شمار کیا اسیواسطے صاحب مدارک نے عالم الغیب کی تفسیر مین بولا والولی اذا اخبر بشیء فظهر فهو غیر جازم علیہ ولکنہ اخبرہ بناء علی رویاہ او بالفراسۃ انتہی اور مولانا شاہ عبد العزیز نے اپنی تفسیر مین کہا و اولیا را ہر چند علم الہامی یقینی بہ بعض حقایق ذات و صفات یا وقایع کونیہ حاصل میشود اما تلبیس و اشتباہ بجمیع الوجوہ ازان مرتفع نمیگردد تا اظہار انبیا بر غیب وقف استیلا بران متحقق گردد بلکہ اظہار غیب بر انبیا ان و انعکاس صورت غیبیہ در آئینہ وجدان انبیا ست و لہذا تکلیف عام بران متحقق نمیشود و خود ہم در تحصیل یقین بآن و اعتماد بر آن محتاج بہ شواہد کتاب و سنت کہ اقسام وحی اند میشود دلیس اظہار بر غیب ہیچ کس را نمیدہد مگر کسیکہ پسند میکند و آن کس رسول میباشد انتہی اس صورت مین باطنیہ مذہب والے اپنے امام کو علم غیب جزئی بلا واسطہ بلا اشتباہ ثابت کرینا البتہ آیت انپر حجت ہی کیونکہ غیب کہ جس سے رفع تلبیس و اشتباہ ہو بجز انبیا کے کسیکو حاصل نہین تو اماموں لو ہذا اولیاؤن کو پھر انکے امام کو جو تقرر اسکا بحسب زعم باطل انکے ہی علم ما کان و ما یکون کا پہنچایا جانا کیسا جایز ہوگا اور جب رسولہ کا لفظ نص ہی اسمین تو اس آیت سے انکو رد کرنا انکا غیب ثابت کرنے سے نہین بلکہ غیب بلا واسطہ بلا اشتباہ غیر رسول پر ثابت کرنے سے ہی اور پھر انکا کہنا کیسا لغو ٹھہریگا جانا چاہیئے باطنیہ کا مذہب

یہہ ہی کہ امام کا وجود ہر ایک زمان مین زمانہ سے ظاہر ہو یا مستور واجب ہی جیسا دن کی روشنی اور
رات کی اندھیری سے زمانہ خالی نہین کہتے ہین بعد اسمعیل بن جعفر صادق کے محمد بن اسمعیل سے ہو سبعہ کا
دور ان سے تمام ہوا بعد اس کے امام پوشیدہ ہین اور اعیان ظاہر اور ہر ایک عصر مین انکے بنائے مذہب
پر سات قسم کے لوگ جو انکے دین مین اقتدا کرین اور اُن سے ہدایت پاوین ضرور ہین اول انکا امام ہی
جو جانب غیب سے بے واسطہ اسکو علم پہنچتا ہی اور وہ علم لینے کا نہایت سلسلہ ہی اور عالم باطن
کا وہ حاکم ہی **قوله** اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ علم غیب امام کو بھی ثابت کرنا کفر ہی نبی کو بھی
ثابت کرنا کفر ہی **اقول** غیب جو صفت خدا تعالی کی ہی یعنی علم جمیع اور علم کلی مفاتح الغیب کا البتہ کفر ہی
نہین تو موجب کفر کا نہین ابن حجر ہیتمی نے اعلام بقواطع الاسلام مین کہا فالخواص یجوز
ان یعلموا الغیب فی قضیة او قضایا کما وقع لکثیر منهم واشتهر والذی اختص
تعالی به انما هو علم الجمیع وعلم مفاتح الغیب المشار الیها بقوله تعالی ان الله
عنده علم الساعة وینزل الغیث الآیة وینتج من هذا التقدیر ان من علم
الغیب فی قضیة او قضایا لا یکفر انتهی **قوله** جو بھی دلیل یہہ ہی کہ الہام اور وحی سے جو بات
معلوم ہوتی ہی اگر اسکو بھی عرف اور شریعت مین علم غیب اور اسکے جاننے والے کو عالم الغیب
کہتے تو البتہ یہہ مثل علم اور عالم کے خدا اور بندے کے درمیان مشترک رہتا اور ثابت کرنا علم غیب ابنیا کو
واجب ٹھہرتا **اقول** اطلاق علم غیب بذاته کا کرنا جو صفت خدا تعالی کی ہی البتہ خدا اور بندہ کے درمیان
اشتراک ہی اور موجب کفر اما فقط علم غیب یا علم غیب بالدلیل یا علم غیب بواسطہ وحی و الہام
بولین تو اشتراک لازم نہین آتا اور موجب کفر نہین بعد مین نے امام الحجہ شرف الدین النووی

کی کتاب روضہ مین دیکھا لکھا ہی کہ قالوا ولو قرأ القران علی ضرب الدف او
القضیب او قیل لہ تعلم الغیب فقال نعم فھو کفر قلت الصواب انہ لا یکفر فی
المسائل الثلاث انتہی ابن حجر ہیتمی اعلام مین تحت اس عبارت کے خواص کو بعض غیب کا
علم جایز ہونیکو لکھکے کہتا ہی فان اطلق فلم یرد شیأ فالاوجہ ما اقتضاہ
کلام النووی من عدم الکفر ثم رایت الاذرعی قال والظاہر عدم کفرہ
عند الاطلاق فی جمیع الصور سوی مسئلۃ علم الغیب انتہی ومرادہ
بجمیع الصور مسئلۃ الطالب لیمین خصمہ وما بعدھا وما ذکرہ فی
الاطلاق فی مسئلۃ علم الغیب فیہ نظر ظاہر بل الاوجہ ما قدمتہ من
عدم الکفر تمام ہوا کلام ابن حجر کا کہتا ہوں مین اس کلام سے ظاہر ہوا کہ بندے کو بعضے
غیب کا علم ثابت ہو جیسے کسی نے مطلقًا یعنی بغیر قید کے کہا کہ انبیا کو علم غیب ہی تو قول ہوا
پر کفر نہین ہوتا ہان اس سے اعتقاد علم غیب کلی کا رکھا تو البتہ کفر ہوگا واللہ اعلم قولہ بلکہ
اعظم شروط سے نبوت کے جاننا لازم آتا اور نفی علم غیب کی نبی سے اکبر کفر ہوتی اقول
غیب بلا دلیل جاننا البتہ اعظم شروط سے نبوت کے نہین پر نبی کے معجزہ کے واسطے خدا تعالیٰ اس سے
معلوم کراتا ہی پھر انکار تمہارا مخالف نصوص کے ہی اما غیب با دلیل جیسے عامۂ تکالیف شرعیہ
رسالت کے ارکان سے ہی قولہ حالانکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے عمومًا وخصوصًا علم غیب کی نفی کردی
اور یہہ صفت خاص اپنی ٹھرائی ہے فسبحان عالم العلوم واسائہ الکلوم
خدا تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ مین علم غیب کی نفی کرکے انبیا کو اس سے استثنا کرتا ہی

بیضاوی کہتا ہی فلا یظہر فلا یطلع علی غیبہ احداً ای علی الغیب المخصوص
بہ علمہ الا من ارتضی لعلم بعضہ حتی یکون لہ معجزۃ من رسول پھر ضرور ہی
کہ جہان کہیں حق تعالی الساعۃ عام بلا استثنا کہا ہی وہان اس آیت سے تخصیص کر دیا ہی اہل اصول کے نزدیک تخصیص
کتاب کی کتاب سے ہوتی ہی نہین تو خدا تعالی کے کلام مین تناقض و تنافی ثابت ہو گی اسصورت مین
علم غیب کی نفی عموماً و خصوصاً کر دیا ہی کہنا استثنا پر نظر نکرنیکے باعث ہی قولہ قال اللہ تعالی قل
لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ ـ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو
ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر
قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب
ان اتبع الا ما یوحی الی اقول ان آیتین نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی عدم غیب دانی پر حجت لے گئے ہین سو دایرہ اسلام سے باہر بات ہی کسی دینون
مین پادریون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدم غیب دانی پر ان آیتون سے ہمارے
الزام دہرتے تھے سو دیکھنے مین آئی سچہ ہی مخبر صادق کی خبر وقوع مین آئی جو فرمائے لتتبعن
سنن من قبلکم شبرا شبرا ذراعا ذراعا حتی لو دخلوا جحر ضب
تبعتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن دیکھو سیف المسلمین لہدایۃ
الکافرین مولفہ قاضی الملک مرحوم و مغفور کی ۲۹ صفحہ مین خادم دین عیسوی کا قول نقل کئے کہ
محمد خود اقرار کرتا ہی کہ مجھے پیش گوئی کی طاقت نہین ہی چنانچہ سورۂ اعراف کی ایک سو اٹھیاسی
آیت مین لکھا ہی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم

الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون یعنی تو کہہ مین مالک نہین اپنے جان کے بھلے کا نہ برے کا مگر اللہ جو چاہے اور اگر مین جانا کرتا غیب کی بات تو بہت خوبیان لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہنچتی مین تو یہی ہون ڈر اور خوشی سنانے والا ماننے والون کو اُس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ محمد مین پیش گوئی کی طاقت نہ تھی انتہی اور جواب مین اسکے کہے پیشین گوئی یعنی غیب دانی اللہ کے سوائے کسیکو نہین اور اسکی شان ہی مگر اللہ تعالی پیغمبرون کو جن باتون کی خبر بخشتا ہی وے انکی خبر دیتے ہین نہ وے آپ خود یہہ قدرت بالذات رکھتے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود تمام نبیون سے زیادہ غیب کی باتین جاننے کے جو سورۂ اعراف کے ایکسو اٹھیاسی آیت کے رو سے فرمایا کہ مجھے غیب کی باتون پر اطلاع نہین سو یہی بات ہی چنانچہ سورۂ جن کی چھبیسوین آیت سے فرماتا ہی عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول فانه یسلک من بین یدیه ومن خلفه رصدا یعنے جاننے والا بھید کا سو نہین خبر دیتا اپنے بھید کی کسیکو مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو تو وہ چلاتا ہی اسکے آگے اور پیچھے چوکیدار یعنی رسول کو خبر دیتا ہی غیب کی پھر چوکیدار رکھتا ہی اسکے ساتھ کہ اس مین شیطان دخل نکرے تم جو اُس آیت سے سورۂ اعراف کی حضرت کی عدم غیب دانی پر مجاز کرتے ہو سو فقط تمھاری بدگمانی ذاتی ہی انتہی اس سے صاف ظاہر ہی کہ آیات مین غیب سے جو صفت باریتعالی کی ہی غیب بالذات اور غیب کلی مراد ہی پھر انبیا کو غیب بالعرض ہونا مانع نہین زرقانی شرح مواہب اللدنیہ مین لکھتا ہی وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیها علی اطلاعه صلی اللہ علیه وسلم علی الغیب کما قال عیاض ولا ینافی الآیات الدالة

علی انہ لایعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ کما افادہ المتن اما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ فمحقق لقولہ الا من ارتضی من رسول انتہی ابن حجر ہیتمی نے شرح ہمزیہ میں کہا ولانہ تعالی اختص لکن من حیث الاحاطۃ والشمول لعلمہ بالکلیات والجزئیات فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیہن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایعلمہن الا اللہ تعالی لانہا جزئیات معدودۃ لاغیر وانکار المعتزلۃ لذالک مکابرۃ فقد وقع للانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام والاولیاء من ذلک مالایمکن عدہ لاسیما ما وقع لنبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قولہ** اگر علم غیب کا اطلاق کسی وجہ سے علم وحی پر صحیح ہوتا تو ایک ہی آیت میں نفی علم غیب اور ثبوت علم وحی کا نفرماتا اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ علم وحی علم غیب نہیں قطع نظر ان آیات قرآنی کے بڑے بڑے مفسرین ومحدثین علما متقدمین ومتاخرین اہل سنت وجماعت کے بلکہ علمائے معتزلہ اور علمائے شیعہ سب کے سب متفق ہیں کہ یہ صفت خاص رب العزت کی ہی **اقول** ہم اطلاق علم غیب کا علم وحی پر نہیں کرتے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ علم غیب اس شی کا وحی سے ہوا علم وحی بولنا فقط مدعی کی ایجاد ہی کہیں عرف ولغت میں علم وحی نہیں کہتے کیونکہ وحی علم غیب حاصل کرنیکے طرق سے ایک طریق ہی اور جو چیز کہ علم اسکا وحی سے ہو تو استعمال میں کہیگے علم اسکا وحی سے ہوا یعنے وحی واسطہ اس کا پڑی علم وحی نہیں کہیگے کیونکہ لفظ وحی مصدر ہی استعمال اسکا شرعا اعلام بالشرع کی معنی سے ہوتا ہی پھر اضافت علم کی اسکی طرف کیسا صحیح ہوگی الا

اگر وحی کو غیب کی معنی سے لیوین تو یہہ اضافت صحیح ہو گی اسصورت مین ایک آیت مین نفی علم غیب اور ثبوت علم وحی نہین فرمایا بلکہ نفی علم غیب بذاتہ کی اور ثبوت علم غیب بواسطہ وحی کے فرمایا اور یہہ منافی نہین ورنہ ایسا ہو تو استثنا عالم الغیب کا بھی صحیح نہوتا **قولہ** اور غیر خدا کو بلکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی علم غیب حاصل ہونے پر تصریح کر چکے ہین اور علم غیب کے دعوی کو الوہیت کے دعوی مین شمار کیا ہی چنانچہ انکے اقوال ایسے ہین **اقول** الخ سب کے اقوال سے جو کہ علم غیب کو رب العزت سے مختص کرتے ہین یہہ ثابت ہوتا ہی کہ علم غیب بذاتہ شان ربوبیت کی ہی کسیکو اسمین شرکت نہین اما غیر خدا کو انبیا اولیا سے علم غیب بالعرض ہی بنفسہ نہین حق تعالی کے بتلانے سے علم غیب انکو حاصل ہوتا ہی جیسا بالتفصیل ہم اوپر لکھہ چکے شاہ ولی اللہ قدس سرہ ہمعات مین کہتے ہین سنتہ اللہ بران جاری شدہ کہ چون نفس ناطقہ کسبا وجبلۃ بمرتبہ رسد او را امور غائبہ منکشف شوند اور شاہ مذکور الطاف القدس مین کہتا ہی چون رفتہ رفتہ سخن بحقائق غامضہ افتاد ازین حالت نیز رمزی باید گفت چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ دہ کمال عارف از تجرد بحت بالاتر میرود نفس کلیہ بجای جسد عارف میشود ذات بحت بجای روح او ہمہ عالم را تبعًا بعلم حضوری در خود بیند الخ

قولہ قول اول تفسیر بیضاوی مین آیہ کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی کے تحت مین لکھا ہی ای تبرأ عن دعوی الالوہیۃ والملکیۃ وادعی النبوۃ التی ہی من کمالات البشر

حضرت کو غیب دان جاننا صاف خدا ٹھرانا ہی **اقول** یہہ عجب لوگ ہین کہ جو چیز کتب مین لکھی گئی اسکو کتمان کرتے ہین اور ہر مقدمات مین اگلے پیچھے کے مقدمات کو نظر انداز کر کے دھوکا دیتے ہین کہو

بیضاوی اسی آیت میں و لا اعلم الغیب کی تفسیر میں غیب کو ما لم یوح الی و لا ینصب علیہ
دلیل سے خاص کر دیتا ہی اور الا ما یوحی میں استثنا سے اسی طرف اشارہ کرتا ہی پھر نفی
مطلق غیب دانی کی کرنا ذات نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عناد ہی نعوذ باللہ منہا **قولہ** قول
دوم تفسیر بغوی میں لکھا ہی کہ علم غیب سوا خدا کے کسیکو نہیں چنانچہ اوپر مذکور ہوا **اقول** ہم
اوپر ذکر کر چکے کہ لکن کا ما بعد اسکے ما قبل کے حکم میں داخل نہیں ہو سکتا ہی **قولہ** قول سوم تفسیر
مدارک میں لکھا ہی کہ علم غیب مختص بہ ربوبیت ہی چنانچہ اوپر مذکور ہوا **اقول** تفصیل اسکی ہم
اوپر لکھ چکے فتدبر **قولہ** قول چہارم جار اللہ زمخشری نے جو علما محققین سے معتزلہ ہی آیہ کریمہ
وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب کے تحت میں لکھا ہی فامنوا باللہ ورسلہ بان تقدروہ
حق قدرہ وتعلموہ وحدہ مطلقا علی الغیوب وان تنزلوھم منازلھم بان تعلموھم
عبادا مجتبین لا یعلمون الا ما علمھم اللہ ولا یخبرون الا ما اخبرھم اللہ
من الغیوب ولیسوا من علم الغیب فی شیٔ یعنے ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسولوں پر
اور مانو اللہ کو جیسے حق اسکے ماننے کا ہی اور جانو اسکو وہ اکیلا ہی خبردار غیوب پر اور رکھو انبیا کو
ان کے درجوں میں کہ جانو انکو بندے ہیں برگزیدے نہیں جانتے مگر جتنا انکو معلوم کرایا اللہ نے
اور نہیں خبر دیتے مگر جس بات کی خبر دی اللہ نے انکو چھپی باتوں سے اور انکو علم غیب سے کچھ علاقہ نہیں
اقول زمخشری کے قول میں لا یعلمون الا ما علمھم اللہ ولا یخبرون الا ما اخبر
ھم اللہ من الغیوب یعنے نہیں جانتے مگر جو انکو اللہ تعالی غیوب سے سکھلایا اور خبر نہیں دیتے
مگر جو انکو اللہ تعالی نے خبر دیا صاف اسبات کی تصریح ہی کہ خدا تعالی نے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو غیب

کی بات معلوم کرائیے بعد جانتے ہین بذاتہ نہین جانتے پھر اس قول کو مطلق غیب دانی کی نفی سمجھنا اور
من الغیوب کا تعلق جو ما علمہم وما اخبرہم مستثنے سے ہی نظر نکرنا کمال علم پر دلالت کرتا ہی وہ جو مفسر بعد اسکے
کہتا ہی ولیسوا من علم الغیب فی شیئ معنی اسکی یہہ ہی اور نہین ہین رسولان غیب
جاننے سے مستقر کوئی چیز مین یعنی کسی چیز مین انکو علم غیب بنفسہ بغیر خدا تعالی کے تعلیم کے نہین مفسیر
کی عبارت سے ہم یہہ معنی مراد لئے نہین تو یہہ جملہ اوپر کے جملہ سے لا یعلمون الا ما علمہم اللہ
منافی ہوتا ایسا ہی نص ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کو خلاف ہوتا کیونکہ اس
نص سے اطلاع پانا انبیا کا خدا تعالی کے جہت سے ثابت ہوتا ہی اور اسکو علامہ میر شریف
جرجانی قدس سرہ کا قول جو زمخشری کی اس عبارت میں ای وما کان اللہ لیوتی احدا
منکم علم الغیوب لکھا ہی تائید بخشتا ہی قول علامہ کا یہہ ہی قولہ ای وما کان اللہ
لیوتی احدا منکم علم الغیوب ای من عند نفسہ من غیر ایحاء اللہ تعالی
وانما فسر بہ لان الاطلاع علی الغیب بالایحاء ثابت بقولہ یجتبی عغیبر ولکن
اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء انتہی پھر ترجمہ ہی کا ولیسوا من علم الغیب فی شیئ
کی معنی ہین اور انکو علم غیب سے کچھ علاقہ نہین غلط ہی کما لا یخفی **قولہ** قول نہم مولانا شاہ عبد العزیز
محدث دہلوی نے تفسیر عزیزیہ مین لکھا ہی چنانچہ اوپر مذکور ہوا **اقول** جواب اس قول کا
اوپر لکھ چکے **قولہ** قول ششم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا و من حدثک
انہ یعلم الغیب فقد کذب وھو یقول لا یعلم الغیب الا اللہ اور یہہ حدیث
صحیح بخاری مین ہی **اقول** غیب سے مراد وہ علم ہی جو کہ صفت خدای جلشانہ کی ہی یعنے

علی سبیل الشمول والاحاطہ جمیع مغیبات کو اما خدا تعالیٰ کی وحی والہام سے اطلاع دیئے کے بعد غیب
جاننے کو یہہ حدیث منافی نہیں چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور قسطلانی اس حدیث کی شرح
مین لکھتے ہین وقول الداودی ما اظن قولہ فی ہذہ الطریق من حدثک ان
محمدا یعلم الغیب محفوظا وما احد یدعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کان یعلم من الغیب الا ما علمہ اللہ متعقب بان بعض من لم
یرسخ فی الایمان کان یظن ذلک حتی کان یری ان صحۃ النبوۃ یستلزم
اطلاع النبی علی جمیع المغیبات کما وقع فی المغازی لابن اسحق ان ناقۃ النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضلت فقال زید بن الصلت یزعم محمد انہ نبی و
یخبرکم عن خبر السماء وہو لا یدری این ناقتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ان رجلا یقول کذا وکذا وانی واللہ لا اعلم الا ما علمنی اللہ وقد دلنی اللہ
علیہا وہی فی شعب کذا قد حبستہا شجرۃ فذہبوا فجاؤا بہا فاعلم النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لا یعلم من الغیب الا ما علمہ اللہ وہو مطابق لقولہ تعالیٰ
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس سے ظاہر ہوا کہ خدا تعالیٰ
جس غیب کی تعلیم دی ہے اسکو جانتے ہین **قولہ** قول ہفتم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے
ان الغیب لا یعلمہ غیر اللہ **اقول** یہہ قول دلالت کرتا ہے کہ غیب بذاتہ کا علم اللہ ہی کو ہے
لیکن اللہ تعالیٰ اپنے خواص کو غیب سے علم دینے کو منافی نہین کما مر **قولہ** قول ہشتم شیخ الاسلام
امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح بخاری مین لکھا ہے ای العلم بالغیب صفۃ تختص

باللہ تعالی کما قال تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ **اقول**
مراد حافظ کی غیب سے غیب خاص بذاتہ ہی جوکہ صفت باریتعالی کی ہی لیکن جناب باری اپنے محبوبوں کو اس سے علم دینے کو منفی نہین دیکھو حافظ کے قول طرف ایک جای پر لکھتا ہی ان الانبیاء ومن دونہم لا یعلمون من الغیب الا ما علمہم اللہ تعالی یعنے انبیا اور انکے سوائے غیب نہین جانتے مگر جو غیب کہ خدا تعالی اس سے انکو سکھلایا ہی سو سمجھین انبیا وغیرہ بعد خدا تعالی بتلائیے کے غیب جاننے پر صاف بیان ہی **قولہ** قول نہم امام خطیب قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہی اعلم ان علم الغیب مختص باللہ تعالی **اقول** حسب خاطر اپنے ما بعد کی عبارت سے نظر انداز ہوئی ضرور تھا وہ بھی لکھین تا مبصرین حق و باطل سے تمیز پاوین عبارت یہہ ہی اعلم ان الغیب یختص باللہ تعالی وما وقع منہ علی لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وغیرہ فمن اللہ اما بوحی او الہام والشاہد لہذا قولہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول لیکون معجزۃ لہ انتہی دیکھو اس سے صاف واضح ہی کہ علم غیب بذاتہ خاص اللہ جلشانہ کو ہی لیکن دوسرون کو علم غیب ہونا خدا تعالی کی دہش سے ہی اور بھی قسطلانی شرح بخاری مین لکھا ہی ومقتضاہ ای الا من ارتضی الایۃ اطلاع الرسول علی بعض المغیب **قولہ** قول دہم ملا علی قاری نے مسیح الازہر شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیہ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب

اقول قاری کی عبارت الا ما علمہم اللہ نص صریح ہی اسبات پر کہ خدا تعالی جن مغیبات کی تعلیم دئی ہی اسکو جانتے ہین پھر مطلق غیب کی نفی سمجھنا کمال بصارت کا باعث ہی قولہ قول یازدہم سعد الدین تفتازانی شرح عقاید نسفی مین لکھا ہی العلم بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ تعالی

اقول اس قول کا ما بعد بھی حذف ہو گیا ہی عبارت یہہ ہی لا سبیل الیہ للعباد الا باعلام منہ والہام بطریق المعجزۃ او الکرامۃ او ارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن ذلک سو اسمین تصریح ہی کہ بعد خدا تعالی معلوم کرانیکے غیب جاننے پر انکو راہ ہی

قولہ قول دوازدہم بحر الرایق شرح کنز الدقایق مین لکھا ہی لو تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ یکفر لاعتقاد ان النبی صلے اللہ علیہ و الہ و سلم یعلم الغیب قول سیزدہم تاتارخانیہ مین لکھا ہی رجل تزوج امراۃ لم یحضر شہود افقال خدا و رسول اورا یا فرشتگان او را گواہ کردم بطل النکاح و کفر الناکح لاعتقاد ان الرسول والملئکۃ یعلم الغیب و یسمع النداء قول چہاردہم نصاب الاحتساب مین جو مشہور فقہ حنفیہ سے ہی لکھا ہی قال رجل تزوج امراۃ بغیر شہود خدا و رسول او را گواہ کردم وقال خدا را و فرشتگان او را گواہ کردم فانہ یکفر لانہ اعتقد ان الرسول والملک یعلمان الغیب قول پانزدہم فتاوی قاضیخان مین لکھا ہی رجل تزوج المراۃ بشہادۃ اللہ و رسولہ کان باطلا لقولہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم لا نکاح الا بالشہود فکل نکاح یکون بشہادۃ اللہ و رسولہ فہو فی الشرع لغو و بعضہم جعلوا ذلک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلے اللہ علیہ و الہ و سلم یعلم الغیب و ہو کفر

قول شانزدہم مختار الفتاوی مین لکھا ہے لو تزوج امراہ بشہادہ اللہ و رسولہ لا ینعقد النکاح و یکفر لاعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعلم الغیب

قول ہفدہم حمادیہ مین لکھا ہے وان من اعتقد علم الغیب لغیر اللہ تعالی کفر

قول ہژدہم ملتقط مین لکھا ہے فلو تزوج امراۃ بشہادۃ اللہ تعالی و رسولہ لا یجوز النکاح وعن قاسم الصغار وھو کفر محض لانہ اعتقد ان رسول اللہ علیہ السلام یعلم الغیب وھذا کفر من رسول

قول نوزدہم فتاوی قرآن خوانی مین ہے استفتا اگر مردی زنے را نکاح میکند و میگوید خدا را و رسول خدا را گواہ کردم یا میگوید خدا را و فرشتگان را گواہ کردم شرعاً آن مرد کافر شود یا نہ جواب شود واللہ اعلم فی الذخیرۃ رجل تزوج امراۃ ولم یحضرہ شہود فقال الرجل خدا را و رسول را گواہ کردم فقد کفر لانہ اعتقد الرسول والملک یعلم الغیب

قول ان سب اقوال مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غیب دانی کے عقیدہ سے کافر ہونا ہی کر کے جو لکھا گیا ہے بعضے فقہا کا مذہب ہے اتفاقی مسئلہ نہین چنانچہ قاضی خان کی عبارت وبعضہم جعلوا ذلک کفرا سب فقہا کا مذہب نہونے پر نص ہے بلکہ صاحب درمختار کا قول لو تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لم یجز بل قیل یکفر لفظ قیل سے جو کہ صیغہ ضعف کا ہے ظاہر ہے کہ یہ مذہب بعض کا ضعیف ہے اسیواسطے محشیین علامہ طحطاوی اور ابن عابدین درمختار کے حاشیہ مین لکھتے ہین انہ لا یکفر لان بعض الاشیاء تعرض علی روحہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فیعرف ببعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا

الا من ارتضی من رسول انتہی اور وجہ عدم جواز نکاح کا طحطاوی کہتا ہے
لعل وجہہ انہ حلل ما حرم اللہ تعالی لان اللہ تعالی لم یجعل النکاح الا بشہود
من الجنس انتہی نہین تو اللہ تعالی کی شہادت کافی ہوتی جیسا اللہ تعالی کی شہادت
کافی نہین ویسا ہی رسول کی شہادت کافی نہین پھر فقہاے حنفیہ کے اقوال اپنے دعوے پر سند
گردانا مقبول نہین سیوا پر فقہاے حنفیہ تصریح کئے ہین کہ مسلمان کے کلام کو جبتک ایک محمل حسن
پر اسکو حمل کر سکتے ہین با خلاف اسکے کفر مین رہے اگرچہ بروایت ضعیفہ ہو تو فتوی اسکی تکفیر
پر نہ دیا جاوے چہ جاے کہ وہ روایت قوی رہے اور کفر کی روایت ضعیف تو اس اعتقاد سے نسبت
کفر کی کیون کر سکینگے علاوہ یہہ کہ اس قول سے اگر جمیع مغیبات کا جاننا جو کہ شان ربوبیت
کی ہے نبی پر رکھا تو البتہ موجب کفر ہے اما غیب بالعرض کا عقیدہ رکھنا باعث کفر نہین کما
مر مرارا **قولہ** قول بیستم عارف باللہ شاہ عبد اللہ کرمانی نے فرمایا ہے غیب را ہرگز نداند کس
بجز پروردگار ۔ گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار ۔ مصطفے ہرگز نگفتے تا نگفتے جبرئیل ۔ جبرئیل
ہم نگفتے تا نگفتے کردگار ۔ **قول** بیست و یکم منتخب العقاید منظومہ مین لکھا ہے این مسئلہ
دگر شنو باز ۔ در غیب کسی مدار انباز ۔ ہر چند کہ علم غیب باشند ۔ زنہار مگو کہ غیب داند ۔ زین علم کسے
نباشد آگاہ ۔ عالم نبود بان جز اللہ ۔ **قول** بیست و دوم مصلح الدین شیخ سعدی علیہ الرحمہ
نے گلستان مین لکھا ہے **حکمت** خداوند تبارک و تعالی می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و می خروشد
بیت نعوذ باللہ اگر خلق غیب دان بودے ۔ کسے بحال خود از دست کس نیاسودے ۔ یعنے پناہ
میخواہم از خدا و این کلمہ در مقام خوف گویند پس اشارہ باشد بانکہ نسبت علم غیب بطرف غیر

خدا او نیست ۱۲ از شرح لکھنوی **قول** بست و سوم منہج الصادقین جو معتبر تفاسیر سے
ہی اسمین تحت مین آیۂ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کے لکھا ہی
میداند چنانچہ قدرت کاملہ مخصوص باوست علم شاملہ نیز بروا ختصاص دارد و بعد ازین
چه این علم غیب است که غیر او سبحانه بآن عالم نیست **اقول** سب اقوال مین خدا تعالے کے علم غیب کی
شان کا بیان ہی اور نفی غیب دانی اور علم شاملہ کی ہی تشریح قول بست و یکم ہر چند کہ علم غیب ذات
منافی مدعی کے سمجھ کا ہی **قوله** قول بست و چہارم بعضے علما مدراس جنکو مخالفین اپنے پیشوا مانتے
جاننے مین انہیں سے مولوی اسلمی صاحب نے اپنے سفینے کے ۳۳۰ صفحے مین لکھا ہی دانستن امر غیب
مختص بخدا است و غیر او را جز بوحی و الہام او تعالی حصولش محال باشد **اقول**
دیکھو اس قول مین کہ غیر او را جز بوحی و الہام او تعالی حصولش محال باشد صاف
مبین ہی کہ خدا تعالی کے غیر کو علم غیب بواسطۂ وحی و الہام سے ہی پھر مطلق غیب کی معنی پر حجت پکڑنا
کمال بصارت پر دلالت کرتا ہی **قوله** قول بست و پنجم قاضی ارتضا علی خان فاروقی نے اپنے
فتوی مین لکھا ہی چه کسی اگر باین اراده ندا کند که وے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عالم غیوب و کاشف کروب
و قاضی حاجات و کافی مہمات و متصرف فی الامور اند البتہ ممنوع بلکہ مفضی بکفر است **اقول**
نسبت اس قول کی قاضی ارتضا علی خان فاروقی علیہ الرحمہ طرف محض بہتان و افترا ہی کسی فتوی مین
اپنے قاضی صاحب مذکور نے نہیں لکھے مین تسیر ندا ایسے الفاظ سے جو مختص بشان کبریائی ہین البتہ
ممنوع ہی اما عالم الغیوب بواسطۂ وحی و الہام ہونے کو یہ قول مانع نہیں اور یاد رکھئے کہ اللہ تعالی کے
سب صفات ایسے ہی ہین یعنی کسیکو رحیم کریم عفو ولی حق بولین اور اس سے باریتعالی کی صفت سے مراد ہونی

ہی بکفر ہوگا نہیں تو نہیں دیکھو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض
کی ملقب ہوئے جیسے عفو ولی حق قوی مبین کریم مہیمن وکیل کافی شافی ہادی رؤف رحیم کاشف
تلکہ کسی نے اس طلاق کو معاذ اللہ کفر نہیں بولا ہاں اگر اس صفات سے مثل صفات باری تعالی کے
مراد لیویں تو البتہ ممنوع ہوگا انما الاعمال بالنیات پھر علم غیب کی صفت بھی ایسی ہی ہی اگر سوال کریں کہ
بعض اسماء الہیہ القاب آنحضرت ہونا شرعاً ثابت ہوا پر عالم الغیب کا ثبوت کہیں پایا نگیا جواب
اسکا یہ ہی کہ الا من ارتضی من رسول کہ مستثنی ہین دیکھو کہ علم غیب اگرچہ بعض غیب ہو ذات آنحضرت
پر ثابت ہی جب مبدا کسی پر ثابت ہو تو بالضرور مشتق اسکا بھی اسیطرح یعنی بعضیت کے قید سے ثابت ہوگا
انکار اسپر تعسف و مکابرہ ہی **قولہ** قول بیست و ششم قاضی الملک بدر الدولہ تفسیر فیض الکریم مین تحت مین ایہ
وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب کے لکھا ہی اس آیت سے ثابت ہوا اللہ تعالی کے سوا کسی کو غیب
دانی نہیں حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہیں مگر جسقدر باتوں کی خبر اللہ دیا ہی اتنا ہی معلوم ہی
انبیا اولیا غیب کی کچھ خبر نہیں جانتے مگر وہی جو اللہ انکو وحی الہام سے یا نور فراست سے معلوم کرا دیا ہی اہل اسلام کا
یہی عقیدہ ہی جو کوئی عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی غیب دان ہی وہ کافر ہی **اقول** قول وہ تعالی الاعلام
امام العلام مگر جس بات کی خبر اللہ دیا ہی وہ دلالت کرتا ہی بعد خدا تعالی معلوم کرانے انکے غیب جاننا ممنوع نہیں ہی ان بغیر خدا تعالی
معلوم کرانے انکے غیب جاننا البتہ کفر ہی **قولہ** سب لوگوں کو معلوم ہووے کہ علم غیب خاص اللہ ہی کی صفت ہی اور شان الوہیت
غیر خدا کے ساتھ اگرچہ ہمارے پیغمبر شفیع روز محشر خاتم الانبیا مقبول بارگاہ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں علم غیب کا اعتقاد رکھنے والا
قطعاً مشرک کافر و مرتد ہوتا ہی جبتک توبہ و تجدید ایمان نکرے ہرگز مسلمان ہوگا **اقول** مگر مسلم رکھکے آئے علم غیب بنفسہ اور کلی کا
اعتقاد رکھنے والا کافر ہی بالغرض تصور کئے الا کافر نہیں ہوتا واللہ الہادی وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا وشفیعنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم **تمت**

جاننا چاہیے کہ موقوف رسالہ کو اس کے تالیف سے ۱۳ شہر رجب کو فرصت ملی

[illegible]
بالنسبۃ الینا بما اظہرہ اللہ تعالی لہ من علم ...
وذلک بقولہ تعالی فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی